Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۳/۲۸ | ۸ رجب ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۹ وفا ۱۳۵۳ ہش ۔ ۲۹ جولائی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۷۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ ۔ وفا ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت پر گرمی کا اثر ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اللہ کا حکم ہے کہ انصاف کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۶ رمئی ۱۹۱۱ء کو خطبہ جمعہ میں عدل سے کام لینے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ۔ انصاف کرو یہ اللہ کا حکم ہے۔ دیکھو اگر تم کسی کو روپیہ دو اور وہ دھوکہ دے۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ کوئی تمہارے ساتھ دھوکہ کرے؟ تم کسی کو ملازم رکھو اور وہ سستی سے کام کرے تو کیا تم اسے پسند کرتے ہو؟ اگر نہیں پھر تم دوسروں کے ساتھ کیوں بدی کرتے ہو۔ میں نے دیکھا ہے سردی کا موسم ہے اور سرد ہوا چل رہی ہے۔ بوندا باندی ہو رہی ہے ایک مزدور چوکیدار کہتا ہے خبردار، ہوشیار۔ وہ باہر پھرتا ہے پھر کیسے افسوس اور تعجب کی بات ہے کہ وہ چند پیسوں کے لئے اتنا محتاط اور اپنے فرض کو ادا کرتا ہے اور ہم خدا کے بے انتہا فضلوں کو لیکر بھی تہجد کے لئے نہ اٹھیں۔ پھر کوئی ہمیں گالی دے بہتان باندھے تو ناپسند کرتے ہیں پھر دوسروں پر کیوں بہتان باندھیں دوسروں کے گھر کی فحش باتیں کیوں سنتے ہو۔ پھر تاکید ہے ایتاءِ ذی القربیٰ بھائی ہے بہن ہے چچا ہے ماں باپ اور بیوی کے رشتہ دار۔ وینھٰی عن الفحشاء جو بدیاں تمہاری ذات میں ہیں یا دوسروں پر اثر کرتی ہیں ان سے رُکو۔ پھر بغاوت سے منع کیا۔ بادشاہوں اور حکام کی مخالفت نہ کرو۔ یہ باتیں کیوں سکھاتا ہے لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ تم جانتے ہو کہ میں کس تکلیف سے آیا ہوں۔ اللہ جانتا ہے کہ اَمر بالمعروف کیلئے آیا ہوں۔ راستہ چلنے کی طاقت نہیں پسینہ پسینہ ہو رہا ہوں۔ صرف تمہاری بھلائی چاہتا ہوں تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا جس کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہوں ہاں بہتر بدلہ دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری طبیعت تو ایسی بنائی ہے کہ تمہارے اٹھنے اور سلام کا بھی روادار نہیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ تم متقی بنو۔ (آمین)

(خطبات نور جلد دوم صفحہ ۱۵۸، ۱۵۹)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے عجائب باتیں دکھلائیں

دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا

(۱) "وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔"

(برکات الدعاء صفحہ ۱۰)

(۲) "ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپؐ نے مانگیں۔ جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرتؐ کی دعاؤں کا اثر تھا، ورنہ صحابہؓ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگِ بدر میں صحابہؓ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

(۳) "یہ نورِ ہدایت جو خارق عادت طور پر عرب کے جزیرہ میں ظہور میں آیا اور پھر دنیا میں پھیل گیا یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دلی سوزش کی تاثیر تھی۔ ہر ایک قوم توحید سے دور اور مہجور ہو گئی مگر اسلام میں چشمۂ توحید جاری رہا۔ یہ تمام برکتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱ حاشیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ ماہ وفا ۱۳۵۳ھ

تکبّر اور اس کی ہلاکت آفرینی سے بچنے کا طریق

ہم قرآن مجید کی آیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور آپ کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے اس امر پر وضاحت سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اخلاقِ رذیلہ میں سے تکبّر سب سے بڑا اور سب سے بُرا خُلق ہے۔ اسی لئے خداوندِ ذوالجلال کو یہ امر سخت ناپسند ہے کہ اس کے بندے کسی لحاظ سے بھی تکبّر میں مبتلا ہوں۔ جس قدر خدا تعالیٰ کو تکبّر ناپسند ہے اتنا ہی زیادہ وہ اپنے بندوں کی طرف سے تکبّر کی ضد یعنی عاجزی وانکساری اور تواضع کو پسند کرتا ہے۔ اسی لئے اُس نے جہاں تکبّر سے ہر طور بچنے کی تلقین کی ہے وہاں اس کی بجائے عاجزی اور تواضع اختیار کرنے پر زور دیا ہے یہ اس لئے کہ جب تک انسان عاجزی اور تواضع اختیار نہ کرے وہ تکبّر جیسے مہلک گناہ سے بچ ہی نہیں سکتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد ہردو کی ادائیگی میں عاجزی اور تواضع اختیار کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ اس کے بغیر یہ دونوں قسم کے حقوق ادا نہیں ہوسکتے اور انسان کسی طور تکبّر کی ہلاکت آفرینی سے بچ نہیں سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ۭ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰي مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(الحج آیات ۳۵، ۳۶)

ترجمہ:۔ پس (یاد رکھو) تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ پس تم اُسی کی فرمانبرداری کرو۔ اور جو عاجزی کرنے والے ہیں اُنہیں خوشخبری دیدے (یہ عاجزی کرنے والے وہ لوگ ہیں) جو کہ جب اللہ کا نام اُن کے سامنے لیا جائے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں۔ اور ان لوگوں کو بھی (خوشخبری دیدے) جو اپنے پر نازل ہونے والی مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے (ہماری خوشنودی کے لئے) اس میں سے (دوسروں پر) خرچ کرتے رہتے ہیں۔

ان آیات میں اَلْمُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ کہہ کر حقوق اللہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کہہ کر حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اس طرح باور یہ کرایا گیا ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ہردو کی ادائیگی میں عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ ان راہوں کو اختیار کئے بغیر دونوں قسم کے حقوق کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق مل ہی نہیں سکتی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں عاجزی اور تواضع اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے نہایت درد انگیز پیرائے میں فرمایا ہے:۔

"اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو، اور کسی پر تکبّر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو، اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑئیے ہیں، بہت ہیں جو اُوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اُس کی جناب میں قبول نہیں ہوسکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ اُن کی تحقیر، اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل، اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبّر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اُسی کیلئے زندگی بسر کرو اور اُسی کیلئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دُھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کرسکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اُس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اُس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اُس کو دھوکہ دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرّہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دُور کردے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبّر ہے یا ریاء ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔" (کشتی نوح)

الغرض تکبّر جیسے مہلک گناہ سے بچنے کا طریق یہ ہے کہ انسان عاجزی اور تواضع کو لازم پکڑتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں عاجزانہ راہیں اختیار کرے۔ اس کے بغیر اس میں سے تکبّر کا جرّ نکل ہی نہیں سکتا۔

"ہمارا بے خدا اور بے رُوح معاشرہ"

وزیر اعلیٰ پنجاب جناب محمد حنیف رامے نے ۲۶ جولائی ۱۹۷۴ء کو "انٹیلیکچوئل فورم لاہور" کے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کی اسلامی مملکت میں پنپنے والے معاشرہ کے متعلق بعض نہایت ہی حقائق افروز باتیں کہی ہیں۔ ہم ان کی تقریر کا ایک اقتباس ذیل میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا:۔

"ہماری کوتاہیاں تب ہی دُور ہوسکتی ہیں جب ہمارا عمل صالح ہو۔ خدا نے جب بھی عمل صالح کا ذکر کیا ہے تو اس سے پہلے ایمان کا ذکر کیا ہے۔ اگر ہم ایسا عمل صالح چاہتے ہیں جو ہمارا دُکھ درد دُور کرے تو ایک ہی راستہ ہے کہ پہلے ہمیں ایمان نصیب ہو۔ ....

ہم ایک بے رُوح معاشرہ میں جی رہے ہیں۔ یہاں خدا کا نام تو بہت لیا جاتا ہے لیکن اسے زندہ محسوس نہیں کیا جاتا۔ اگر ہم خدا کو زندہ محسوس کرتے تو ہمارے چہروں پر نور ہوتا، پیشانیاں چمک رہی ہوتیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے معاشرہ میں نعوذ باللہ خدا مر چکا ہے۔ ہم اسے دفنا چکے ہیں۔ ہم نے خود خدا کو یہ کہہ دیا ہے کہ تُو پیچھے ہٹ جا اور ہمیں دنیا کا مزہ چکھ لینے دے۔ ہم آج ایک بے خدا معاشرے میں زندہ ہیں۔ ہم نے منافقت کا لبادہ اوڑھ لیا ہے ورنہ کیا یہ ممکن تھا کہ جو زمین ہم نے خدا کے نام پر لی تھی، جو ملک ہم نے خدا کے نام پر بنایا تھا اس میں بے خدائی کی کیفیت ہوتی۔ ہم نے کبھی نہ دیکھا کہ ہم کیا کرنے نکلے تھے اور کیا کر رہے ہیں۔ کیا ہم نے یہ ملک اس لئے بنایا تھا کہ رشوت کا بازار گرم کریں، خدا کی آیات فروخت کریں اور جہالت کی سطح کو کبھی ختم نہ ہونے دیں۔"

(روزنامہ "مساوات" لاہور ۲۷ جولائی ۱۹۷۴ء صفحہ ۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضائل قرآن مجید

بندوں کے باہمی حقوق کے بیان کے لحاظ سے

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ربوہ

(۳)

(۳) اولاد کا تیسرا حق یہ ہے کہ ماں باپ انہیں صحیح عقائد اعلیٰ اخلاق اور عمدہ اعمال کی تلقین کریں یہ وعظ بچوں کو عملی نمونہ کے ساتھ بھی کیا جائے اور نہایت پیار اور محبت کے الفاظ سے بھی کیا جائے اس حق کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمانؑ کے اس وعظ کا ذکر فرمایا ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے کو کیا تھا فرماتا ہے

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

(سورہ لقمان ع ۲)

کہ اے مسلمانو! اس انداز کو ہمیشہ یاد رکھو جو حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے اختیار کیا تھا وہ انداز یہ تھا يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ کہ انہوں نے نہایت پیار سے اپنے بچہ کو یہ وعظ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے اس انداز میں یہ تلقین ہے کہ جہاں پر بچوں کو صحیح عقائد اور اعمال صالحہ سے آگاہ کیا جائے وہاں ان کا یہ حق بھی ہے کہ یہ تلقین محبت اور پیار کے انداز سے ہونی چاہیئے

اولاد کا چوتھا حق قرآن مجید نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ماں باپ تربیت کے لئے مقدور بھر کوشش کے ساتھ ساتھ روز و شب اولاد کی بھلائی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ یہ دعائیں ماں باپ کے لئے بھی مفید ہیں اور یہ دعائیں بچوں کا حق بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر انسان کو یہ دعا مانگتے رہنا چاہیئے۔

وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

(الاحقاف ع ۲)

کہ اے اللہ میری اولاد کے اندر صلاحیت پیدا فرما۔ انہیں اعلیٰ استعدادیں بخش۔ اور انہیں نیکی اور تقویٰ سے بہرہ ور کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں۔ میں فرمانبرداری کرنے والوں میں سے ہوں۔

دوسری جگہ فرماتا ہے کہ مومن ہمیشہ یہ دعا کرتے رہتے ہیں۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

(الفرقان ع ۶)

اے اللہ! ہمیں اپنی بیویوں اور اولادوں کے متعلق آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا پیشوا بنا۔

گویا مومنوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کے حق میں دعائیں کرتے رہیں یہ اولاد کا ایک حق ہے جس کا ادا کرنا ماں باپ کے ذمہ ہے۔ دعائیں قرآنی آیات کے الفاظ میں احادیث نبویہ کے الفاظ میں اور خود اپنی زبان میں بھی ہو سکتی ہیں۔

پانچواں حق اولاد کا یہ ہے کہ ماں باپ کے ترکہ میں انہیں وارث قرار دیا گیا ہے اسلامی شریعت میں وراثت کا ایک محکم نظام قائم ہے۔ اس کی رو سے جس طرح ماں باپ اولاد کے وارث ہوتے ہیں اسی طرح اولاد لڑکے اور لڑکیاں دونوں باپ کے وارث ہوتے ہیں وراثت کا حق دوسرے رشتہ داروں کے لئے بھی قائم کیا گیا ہے مگر اسلام نے اولاد کا یہ حق ضرور دیا ہے کہ وہ ماں باپ کے اموال کے وارث ہوں

بیویوں کے حقوق

اسلام نے میاں بیوی کے رشتہ کو ایک نہایت مقدس رشتہ قرار دیا ہے انسانیت کی گاڑی کے دو پہیے میاں بیوی یکساں طور پر دو پہیے ہیں۔ اسلام نے جہاں خاوند کے حقوق مقرر فرمائے ہیں وہاں اس نے بیویوں کے حقوق بھی مقرر کر دئے ہیں میں اس وقت ان حقوق میں سے چند حقوق کا اختصاراً ذکر کرتا ہوں

بیویوں کا پہلا حق یہ ہے۔ کہ اسلام نے انہیں ذاتی ملکیت کا اختیار دیا ہے وہ اپنے مال کی مالک ہیں اور انہیں اس میں تصرف کرنے کا پورا اختیار ہے۔ اسلام نے شادی کے لئے مہر کا ہونا لازمی قرار دیا ہے اس سے ذاتی ملکیت کی بنیاد پڑتی ہے مہر کا ادا کرنا اسلام میں فرض ہے فرمایا

اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً۔

(نساء ع ۴)

کہ بیویوں کو ان کے مہر فرض سمجھ کر ادا کرو دوسری جگہ ارشاد فرمایا:۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً

(نساء ع ۱)

کہ بیویوں کو ان کے مہر خوش دلی سے ادا کرو۔ مستورات کے لئے ذاتی ملکیت کے سلسلہ میں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اپنے اموال میں تصرف کرنے کا پورا حق دیا ہے۔ وہ وصیت کر سکتی ہیں اپنے مال میں سے قرض دے سکتی ہیں اور قرض لے سکتی ہیں فرمایا کہ عورتوں کے مال میں ورثہ اس وقت جاری ہو گا جب پہلے ان کی وصیت اور ان کا قرضہ ادا کر دیا جائے۔ فرمایا

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ

(سورہ نساء ع ۲)

بیویوں کا دوسرا حق یہ ہے کہ خاوند ان کے نان و نفقہ کے ذمہ دار قرار دئے گئے ہیں بے شک گھر کے انتظام کو چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مردوں پر کچھ زائد ذمہ داری سونپی ہے اور انہیں گونہ فضیلت دی ہے مگر ساتھ ہی فرمایا:۔

وَبِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ (نساء ع ۶)

کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرد بیویوں کے اخراجات کے ذمہ دار ہیں۔ کمانا مرد کا فرض ہے۔ بیوی کے اخراجات مہیا کرنا اس کی ذمہ داری ہے۔ عورتوں کو کمانے کے لئے مجبور کرنا غیر اسلامی طریق ہے۔ یہ بیوی کا حق ہے کہ خاوند اپنی مالی وسعت کے مطابق اس کے اخراجات کا انتظام کرے۔

بیویوں کا تیسرا حق قرآن مجید میں یوں بیان ہوا ہے۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

(سورہ نساء ع ۳)

کہ اپنی بیویوں سے نہایت اچھے طریق سے زندگی بسر کرو جہاں ان کی مالی ضرورتوں کا خیال رکھو وہاں ان کے جذبات و احساسات کا خیال رکھنا بھی تم پر فرض ہے اللہ تعالیٰ نے آیت

وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

(نساء ع ۱)

میں بتایا ہے کہ بیویاں بھی تمہاری طرح جذبات و احساسات رکھتی ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عمل کا بطور نمونہ ذکر فرمایا ہے فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(تحریم ع ۱)

کہ اے نبی تو اس چیز کو کیوں ناجائز قرار دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے حلال رکھی ہے تو یہ کام اپنی بیویوں کی خوشنودی کے لئے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں [illegible] ہمیں [illegible] ازواج کی طرف توجہ دلانا [illegible] جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی کس قدر دلداری فرماتے تھے [illegible] اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی اسی [illegible] میں یہی نمونہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو بیویوں کے حقوق کے سلسلہ میں یہاں تک فرمایا ہے کہ

"جو شخص اپنی اہلیہ اور اسکے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے (کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیویوں کا چوتھا حق یہ ہے کہ خاوند ان کی دینی اور دنیاوی بھلائی کے لئے دعا مانگتے ہیں جیسا کہ آیت

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ

سے ظاہر ہے جب خاوند اپنی بیوی اور اپنے بچوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگے گا۔ تو وہ یقیناً مقدور بھر ان کی بھلائی کے لئے خود بھی کوشاں رہے گا۔ دعا مانگنے کا یہ طریق اس کے طرز زندگی اور رویہ میں بھی بہتر تبدیلی پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔

بیویوں کے حقوق کے سلسلہ میں **پانچواں حق** ان کا یہ ہے کہ انہیں تمدنی مساوات حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روحانی لحاظ سے احکام شریعت کی پابندی اور دنیا و آخرت میں اجر و ثواب پانے کے لحاظ سے بالکل برابر قرار دیا ہے فرمایا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(النحل ع ۱۳)

کہ جو ایماندار مرد اور عورتیں نیک کام بجا لائیں گے ہم انہیں نہایت پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ان کے بہترین اعمال کے مطابق انہیں جزا دیں گے دوسری جگہ اسی سلسلہ میں فرمایا۔

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(المؤمن ع ۴)

کہ نیکوکار مومن مردوں اور عورتوں کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اور وہ وہاں بے حساب عطا و رزق سے نوازے جائیں گے

قرآن مجید نے مرد و عورت کی روحانی مساوات کے ساتھ عورتوں کو تمدنی طور پر بھی مساوی حقوق عطا کئے ہیں فرمایا۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ۔ (البقرۃ ع ۲۸)

کہ جو ذمہ داریاں عورتوں پر ہیں ویسے ہی حقوق بھی انہیں حاصل ہیں ہاں مردوں کو محض انتظامی طور پر ایک درجہ حاصل ہے

یہ ایک تفصیلی مضمون ہے جس کا یہ وقت نہیں خلاصہ یہی ہے کہ قرآن مجید سے بیویوں کو انتظامی شق کے استثناء کے ساتھ خاوندوں کے برابر ہم پلہ قرار دیا ہے۔ تمدنی طور پر بھی وہ یکساں حقوق رکھتی ہیں اور روحانی طور پر بھی قرب الٰہی پانے میں وہ برابری کی حقدار ہیں

بیویوں کا **چھٹا حق** یہ ہے کہ وہ اپنے دیگر رشتہ داروں کی وراثت میں حصہ دار ہونے کے ساتھ اپنے خاوندوں کے ترکہ کی بھی وارث ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۝

(النساء ع ۲)

کہ تمہاری بیویاں تمہارے ترکہ میں سے چوتھے حصہ کی حقدار ہوں گی۔ اگر تمہاری اولاد نہ ہو۔ لیکن اگر اولاد ہو تو وہ آٹھویں حصے کے حقدار ہوں گی۔ یہ حکم وراثت تمہاری وصیت اور قرضہ کی ادائیگی کے بعد نافذ ہوگا۔

ہمارے بیان سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیویوں کے لئے جامع حقوق مقرر فرمائے ہیں۔

خاوندوں کے حقوق

قرآن مجید نے خاوندوں کے جن حقوق کا ذکر فرمایا ہے اصولی طور پر وہ تین ہیں۔

خاوندوں کا **پہلا حق** بیویوں پر یہ ہے کہ وہ پاکیزہ، پرسکون، اور ان کے لیے خوشگوار زندگی مہیا کریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۝ (نساء ع ۴)

کہ بیویاں پاک دامن ہوں ہمیشہ کے لئے تعلقات زوجیت کو مخلصانہ طور پر قائم رکھنے والی ہوں۔

پھر فرمایا فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۝

(نساء ع ۶)

کہ نیک خواتین وہ ہیں جو خاوندوں کی بات ماننے والی اور محافظانہ طور پر بھی تمام فرائض و واجبات ادا کرنے والی ہوں ان کے اموال کی نگرانی اور بچوں کی تربیت کرنے والی ہوں۔ پھر ایک تیسری جگہ پر ازدواجی تعلقات کی ایک غرض یوں بیان فرمائی ہے۔ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا۔ (باقی ص ۵ پر)

محترم صوفی محمد رفیع صاحب کی یادیں

(محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج فجی مشن)

محترم صوفی محمد رفیع صاحب مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو سکھر میں وفات پا کر اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝

آپ جلال پور جٹاں ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام صوفی محمد علی تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ ان کی ملازمت لاہور میں تھی۔ اور لاہور میں ہی رہائش تھی صوفی محمد رفیع صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لاہور میں وصال ہوا ہے تو وہ لاہور میں پڑھتے تھے اور عمر چودہ پندرہ سال کے قریب تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور ملاقات اپنے والد صاحب کی معیت میں آپ کو کئی دفعہ نصیب ہوئی۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف آپ کو حاصل تھا۔

آپ نے تعلیم سے فراغت پانے کے بعد سندھ کا قصد کیا اور پولیس کے محکمہ میں ملازمت اختیار کر لی۔ کافی عرصہ تک سب انسپکٹر رہے پارٹیشن سے کچھ عرصہ قبل آپ کو انسپکٹر کے عہدے سے ترقی مل گئی اور پاکستان بننے کے بعد جلد ہی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے عہدے پر مقرر کئے گئے اور اسی عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائر ہونے کے کچھ عرصہ بعد آپ کو جماعتہائے احمدیہ صوبہ سندھ کا امیر مقرر کیا گیا۔ اور جب انتظامی لحاظ سے سندھ کے دو ڈویژن بنائے گئے تو آپ کو خیرپور ڈویژن کا امیر مقرر کیا گیا ۱۹۷۰ء تک آپ ڈویژنل امیر رہے۔

مرحوم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے مشورہ لے کر ریٹائرمنٹ کے بعد سکھر میں رہائش کا فیصلہ کیا۔ بیراج ٹاؤن شپ میں ایک مکان خریدا اور اس میں رہائش اختیار کی۔

سکھر شہر میں جماعت کے پاس مسجد کا انتظام نہیں۔ کافی عرصہ ہوا کہ شہر میں ایک مکان کرایہ پر لیا گیا اور وہی جماعت کا مرکز تھا۔ پھر جب مکرم میر حمید اللہ صاحب مرحوم بیراج انسپکٹر سکھر آ گئے تو ان کے بنگلہ پر نمازیں اور جماعتی اجتماعات ہوتے رہے۔ ۱۹۵۳ء کے بعد صوفی صاحب مرحوم نے اپنے مکان کا ایک حصہ جماعتی اجتماعات اور نمازوں کے لئے وقف کر دیا اور آج تک یہی سلسلہ جاری ہے۔

آپ نے جب یہ مکان خریدا تو سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اس کے اوپر موٹے حروف میں "احمدیہ منزل" لکھوا دیا۔ اس طرح ہر گذرنے والے کیلئے یہ ایک خاموش تبلیغ کا کام دیتا ہے۔

صوفی صاحب مرحوم تہجد گذار تھے سفر میں ہوں یا حضر میں۔ صحت کی حالت میں ہوں یا بیماری کی حالت میں تہجد ضرور پڑھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریباً تمام کتب اور سلسلہ احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ تمام کتب ان کی لائبریری میں موجود تھیں اور ان کا مطالعہ جاری رکھتے تھے۔ تبلیغ کا بھی شوق تھا۔ کبھی کبھی مضامین بھی لکھتے تھے جو الفضل میں شائع ہوتے۔ خط و کتابت کے ذریعہ بھی تبلیغ کرتے رہتے تھے۔

سارے سندھ میں سمندر کے قریبی علاقوں سے لیکر راجستان کے قریب کے سرحدی ریگستانی علاقوں تک اور میدانی علاقوں سے لیکر لاڑکانہ اور دادو کے پہاڑی علاقوں تک آپ نے دورے کئے۔ ہر جگہ کے معزز طبقہ سے آپ کی واقفیت وسیع تھی۔ سندھی زبان خوب جانتے تھے۔ مرکز سلسلہ سے گہرا دلی تعلق تھا۔ خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد سے محبت تھی بزرگان سلسلہ کا احترام دل میں موجزن تھا۔ تمام مالی قربانیوں میں حصہ لیتے تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات سن کر اکثر آپ کی طبیعت پر رقت طاری ہو جاتی اور آنکھوں سے آنسو بہ پڑتے۔ جماعتی جلسوں اور اجتماعات میں بڑے شوق اور اہتمام سے شریک ہوتے

آپ کی زوجہ محترمہ تقریباً تیس سال ہوئے وفات پا گئیں۔ وہ ایک لمبا عرصہ بیمار رہیں۔ صوفی صاحب نے ان کی بیماری کے ایام میں جس محبت ہمدردی، استقلال صبر اور تندہی سے ان کی خدمت کی وہ ایک مومن کا ہی شیوہ ہے۔

آپ کے دو لڑکے ہیں۔ اور دونوں خدا کے فضل سے زندہ اور کثیر الاولاد ہیں۔

اللہ تعالیٰ محترم صوفی صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

شوقِ شہادت

مولانا عبدالسلام صاحب ندوی تحریر فرماتے ہیں:-

"عہدِ نبوّت میں شہادت ایک ابدی زندگی خیال کی جاتی تھی اس لئے ہر شخص اس آبِ حیات کا پیاسا رہتا تھا۔ حضرت ام ورقہؓ بنت نوفل ایک صحابیہ تھیں۔ جب بدر کا معرکہ پیش آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ "مجھ کو شریکِ جہاد ہونے کی اجازت عطا فرمائیے۔ میں مریضوں کی تیمارداری کروں گی۔ شاید وہ مجھے درجۂ شہادت حاصل ہو جائے لیکن آپؐ نے فرمایا "گھر ہی میں رہو۔ خدا تمہیں وہیں شہادت دے گا"۔ یہ معجزانہ پیشگوئی کیوں کر غلط ہو سکتی تھی؟ انہوں نے ایک لونڈی اور ایک غلام مدبّر کئے تھے جنہوں نے ان کو شہید کر دیا کہ جلد آزاد ہو جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بدّو ایمان لایا اور آپؐ کے ساتھ ہجرت کرنے پر آمادگی ظاہر کی لیکن آپؐ نے اس کو بعض صحابہؓ کے سپرد کر دیا جن کے اونٹ وہ چرایا کرتا تھا۔ لیکن جب ایک غزوہ میں مالِ غنیمت ہاتھ آیا اور آپؐ نے اس کا بھی حصہ لگایا۔ تو اس نے کہا "میں اس لئے ایمان نہیں لایا۔ میں اس لئے حلقۂ اسلام میں داخل ہوا ہوں کہ میرے حلق میں تیر لگے اور میں شہید ہو کر جنت میں داخل ہو جاؤں"۔ تھوڑی دیر کے بعد معرکہ کارزار گرم ہوا تو وہ ٹھیک حلق پر تیر کھا کر شہید ہوا۔ صحابہؓ کرام لاش کو آپؐ کے سامنے لائے تو آپؐ نے فرمایا کہ "اس نے خدا کی تصدیق کی تو خدا نے بھی اس کی تصدیق کی"۔ یہ کہہ کر خود اپنا جُبّہ کفن کے لئے عنایت فرمایا۔

غزوۂ اُحد میں ایک صحابیؓ نے آپؐ سے پوچھا اگر میں شہید ہو جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ ارشاد ہوا کہ "جنت میں"۔ کھجوریں ہاتھ میں تھیں ان کو پھینکا اور لڑ کر شہید ہوئے۔

غزوۂ بدر میں جب مشرکینِ مکہ قریب آگئے تو آپؐ نے صحابہ کرامؓ کی طرف خطاب کر کے فرمایا "اٹھو اور وہ جنت لو جس کا عرض آسمان و زمین کے برابر ہے"۔ حضرت عمیر بن الحمامؓ انصاری نے کہا "یا رسول اللہ آسمان و زمین کے برابر"۔ ارشاد ہوا "ہاں"۔ بولے "واہ واہ" فرمایا "واہ واہ کیوں کہتے ہو؟" بولے "صرف اس امید میں کہ شاید میں بھی اس میں داخل ہو سکوں"۔ ارشاد ہوا کہ "تم داخل ہو گے" اس سوال و جواب کے بعد انہوں نے جھولی سے کھجوریں نکالیں اور کھانے لگے پھر شوقِ شہادت نے جوش مارا اور بولے کہ "اتنا وقفہ بھی جس میں یہ کھجوریں کھا سکوں میرے لئے بہت ہے" یہ کہہ کر کھجوروں کو پھینکا میدان میں گئے اور لڑ کر شہید ہوئے۔

حضرت انسؓ کے چچا غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے اس لئے ہمیشہ یہ کانٹا ان کے دل میں کھٹکا کرتا تھا۔ غزوۂ اُحد پیش آیا تو اس میں جانبازی کے ساتھ لڑ کر شہید ہوئے کہ ان کی بہن کا بیان ہے کہ تیر، نیزے اور تلوار کے اسّی زخم سے زیادہ جسم پر تھے۔ میں نے صرف انگلیوں سے ان کو پہچانا۔

ایک بار ایک صحابیؓ نے معرکۂ جنگ میں یہ روایت کی کہ "جنت کے دروازے تلوار کے سایہ کے نیچے ہیں"۔ ایک صحابیؓ اٹھے اور کہا "تم نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے"۔ بولے "ہاں"! وہ وہاں سے اُٹھ کر اپنے رفقاء کے پاس آئے اور سلام کر کے اُن سے رخصت ہوئے تلوار کا میان توڑ کر پھینک دیا اور دشمن کی صف میں گھس کر لڑے اور شہید ہوئے۔

حضرت عبداللہؓ بن ثابت کو طاعون ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے تشریف لائے تو آثارِ موت طاری ہو چکے تھے۔ عورتیں رونے پیٹنے لگیں۔ اُن کی صاحبزادی روتی تھیں اور کہتی تھیں کہ "مجھے توقع یہ تھی کہ آپ شہید ہوں گے، آپ نے جہاد کا سامان مکمل بھی کر لیا تھا"۔ آپؐ نے فرمایا "اُن کو نیّت کا ثواب مل چکا"۔

حضرت عمروؓ بن الجموح ایک بوڑھے اور لنگڑے صحابی تھے۔ غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لنگڑاپن کی وجہ سے ان کو مدینہ ہی میں چھوڑ دیا تھا لیکن غزوۂ اُحد میں انہوں نے بیٹوں سے کہا کہ "مجھے میدانِ جہاد میں جانے دو"۔ سب نے کہا "آپ کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا ہے"۔ بولے۔ "افسوس تم نے مجھے بدر میں جنت سے محروم رکھا اور اب اُحد میں بھی محروم رکھنا چاہتے ہو؟" یہ کہہ کر روانہ ہوئے۔ جب لڑائی کا وقت آیا تو بولے "یا رسول اللہ اگر میں شہید ہو جاؤں تو اسی طرح لنگڑاتا ہوا جنت میں پہنچ جاؤں گا؟" ارشاد ہوا "ہاں" یہ سُن کر آگے بڑھے اور شہید ہوئے"۔

(اسوہ صحابہ حصہ اوّل صفحہ ۸۶ تا ۸۸)

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمتِ سلسلہ کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفینِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز یکم ستمبر ۱۹۷۴ء کو ہوگا۔ داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس اور غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نماز دُعا کی قبولیّت کی کُنجی ہے!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو۔ اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوقِ الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو، بچو۔"

(ملفوظات جلد پنجم)

قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ضرورت چوکیدار

خلافت لائبریری میں چوکیدار کی آسامی خالی ہے۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق ملیگی۔ مرکز سلسلہ میں خدمت کے متمنی حضرات یکم اگست سے پہلے اپنی درخواستیں حلقہ کے صدر صاحب کی تصدیق سے خاکسار کو بھجوا دیں۔ (انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

گمشدہ بٹوہ

خاکسار کا ایک بٹوہ جس کا رنگ گہرا بھورا ہے مورخہ ۲۶/۷/۷۴ بروز جمعہ صبح کے وقت دار البرکات سے مسجد اقصیٰ کے درمیان کہیں گر گیا ہے۔ بٹوہ میں کچھ نقدی ہے۔ جس کسی کو ملے اطلاع دیکر شکریہ کا موقع دیں۔ (محمد حسن معرفت محمد اسلم صاحب خالد دار البرکات ربوہ)

مرض اٹھرا
اور دیگر امراض کے ماہر

۱۹۱۱ء سے آپ کے خاندانوں کی خدمت کرنیوالے
قدیمی۔ اوّلین۔ شہرۂ آفاق

حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ۔ ربوہ۔ ثناء و محمد خان

دوائی منگوانے اور معائنہ کا انتظام گولبازار ربوہ میں شروع کیا گیا ہے۔ ربوہ فون نمبر ۹۳

قابلِ فروخت

ایک مکان واقعہ محلہ دار الصدر شمالی جو کہ ایک کنال زمین اور چھوٹے بڑے پختہ ۹ کمروں پر مشتمل ہے۔ بجلی، پانی میٹھا اور سوئی گیس بھی ہے مکان کونے پر واقعہ ہے اور دو طرف سڑک ہے قابلِ فروخت ہے۔
ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت سے تصفیہ فرمالیں۔

بٹ کریانہ سٹور رحمت بازار ربوہ

بقیہ صفحہ ۴ (فضائل قرآن مجید)

وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً (الروم ع ۳)

کہ تمہیں بیویوں سے تسکین کی زندگی حاصل ہونی چاہیئے اور تمہارے درمیان محبت، الفت اور شفقت ہونی چاہیئے۔

قرآن پاک نے بیوی کی ذمہ داری کو نہایت پاکیزہ اور جامع الفاظ میں بیان فرما دیا ہے۔ گویا خاوند کا بیوی کے ذمہ یہ حق ہے کہ وہ عفّت کی زندگی بسر کرے خاوند کے لئے خوشگوار زندگی پیدا کرے اور باہمی تعلقات کو بہتر رنگ میں قائم رکھے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں کو خود بھی متوکّل بننا چاہیئے اور اپنی اولاد کو بھی متوکّل بنانا چاہیئے

متوکّل بننے کے لئے ضروری ہے کہ محنت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھو اور پھر نتیجہ کو خدا پر چھوڑ دو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوکل بننے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مومنوں کو متوکّل بننا چاہیئے خصوصاً اولاد کو متوکل بنانا چاہیئے۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے بہت سے لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ بیسیوں مرد عورتیں اور بچے نکمّے رہتے ہیں۔ میں سالہا سال سے دیکھ رہا ہوں کہ بعض لوگوں کے لڑکے نہ پڑھتے ہیں اور نہ ہی کوئی اور کام کرتے ہیں۔ ماں باپ سمجھتے ہیں خدا تعالیٰ کھانے کو دے رہا ہے انہیں کھانے دو۔ لیکن اتنا نہیں سوچتے کیا خدا تعالیٰ نے یہ اس قدر وسیع نظام اور یہ تمام کائنات کھانا کھانے کے لئے ہی پیدا کی ہے۔ اس بوجھ کو تو کوئی بادشاہ بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کا بیٹا نکمّا رہے اور وہ خدا تعالیٰ کے سامنے یہ جواب دے کہ تو نے کھانے کو بہت دے رکھا تھا اس لئے مَیں نے اپنی اولاد کو کسی کام پر لگانا مناسب نہیں سمجھا۔ قرآن کریم میں اَلْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ آیا ہے۔ اور وہ اولاد جسے کسی کام کا نہیں بنایا جاتا وہ بھی اسی ذیل میں آتی ہے۔ کھانے کے لحاظ سے تو گدھا یا بیل انسان سے بہت زیادہ کھا لیتا ہے مگر ان کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں بھیجا گیا، ان کے لئے قرآن کریم نہیں اُتارا گیا۔ کیونکہ وہ دماغی طاقت جس پر انسان کی قیمت کا انحصار ہے ان میں نہیں۔ پس جو شخص اپنی اولاد کو کسی کام کا نہیں بناتا وہ ان کے جسم کو تو تکلیف سے بچاتا ہے مگر روح کو تباہ کر دیتا ہے۔ اولاد کی جڑیں کاٹ دیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے انہی لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوگا جن پر الموءودہ کا الزام ہوگا۔

بے ہودہ وقت ضائع کرنا روحانیت کو مارنے والی چیز ہے اور جو انسان اپنی اولاد کو اس طرح تباہ کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو ضائع کرنے والا ہے اور یقیناً خدا تعالیٰ کا دشمن ہے۔ متوکل خدا تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے۔ مگر ایسا نکمّا آدمی دنیا میں ایک تو بتاؤ جو خدا کا محبوب بن گیا ہو۔ بلکہ ایسا انسان تو محب بھی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سے محبت بھی اُسے ہی نصیب ہو سکتی ہے جو وقت کی قدر جانتا ہو۔ اگر ایک آدمی خود بھی سُست رہے اور اولاد کو بھی سُست اور نکمّا رکھے تو وہ متوکل نہیں بلکہ توکل کا سخت مخالف اور توکل کی جڑ کاٹنے والا ہے۔ ہمارے دوست جب وعدہ کر چکے ہیں کہ وہ دنیا میں ایک نئی جماعت بن کر رہیں گے اور دنیا میں ایک پاک تبدیلی اور انقلاب پیدا کریں گے تو انہیں چاہیئے اِیَّاکَ نَعْبُدُ کی روح اپنے اندر پیدا کریں۔ دوسروں سے زیادہ محنت کریں اور پھر نتیجہ کے لئے گھبرائیں نہیں بلکہ اسے خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ ......

پس خود محنت کرنی چاہیئے۔ اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ ہاں اگر کسی سے خود کوئی سلوک کیا ہو تو پھر اس سے بدلہ لینے میں حرج نہیں۔ لیکن جس سے کوئی تعلق نہ ہو، یا باہمی لین دین نہ ہو اسے خواہ مخواہ تکلیف دینا فضول ہے۔ مومن کو متوکل ہونا چاہیئے۔ اعمال میں سُستی نہیں کرنی چاہیئے اور دوسرے کا دست نگر نہیں بننا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے ہی دعا کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے فضل سے سامان پیدا کر دے۔

(الفضل ۱۷ر جون ۱۹۶۴ء صفحہ ۳، ۴)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا

سالانہ اجتماع

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷ر اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

معتمد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص روحانی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف (یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) کا اور اسی طرح استغفار (یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ) کا ورد روزانہ ۳۳، ۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احباب جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم کے متعلق ضروری اعلان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا امتحان سہ ماہی دوم جو مورخہ ۲۶/۲۸ وفا/جولائی کو منعقد ہونا تھا موجودہ حالات کی وجہ سے غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ نئی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ مجالس مطلع رہیں۔ (حبیب اللہ خان قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

میٹرک کا سال رواں کا دوسرا امتحان

میٹرک موسم خزاں کا امتحان سرگودھا بورڈ ۲۸ر اگست سے شروع ہوگا اور داخلہ بغیر لیٹ فیس پانچ اگست تک اور دگنی فیس کے ساتھ آٹھ اگست تک جا سکتا ہے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴